# سوال

(839) نمازِ تراویح میں ختم قرآن کا حکم

# جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1: مسلمانوں میں قرآن شریف کو حفظ کرنا صرف اس لیے کہ رمضان المبارک میں تراویح میں پڑھا جائے جیسا کہ آج کل مروّج ہے، شریعت کی رُو سے کیسا ہے؟

2۔ اگر حافظ صاحبان تراویح میں پورا قرآن ختم نہ کریں تو خدا کے ہاں جوابدہ ہوں گے؟ یعنی حافظ ہوتے ہوئے اگر کوئی روزانہ نصف یا ربع سپارہ تراویح میں سنائے حتی کہ رمضان ختم ہوجائے اوراس کا قرآن ختم نہ ہوا ہو۔

3۔ کیا نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کوئی حدیث ہے جس میں مسلمانوں سے کہا گیا ہو کہ تراویح میں پورا قرآن پڑھو!اور بقایا لوگ سنیں۔ اگر نہیں تو جب ہمارے علمائے کرام روزہ کھولنے کی دعا میں دوالفاظ کے اضافے کو بدعت قرار دیتے ہیں تو حفاظ کرام کا یہ عمل کیسا ہے؟

4۔ آج کل ایک ہی مسجد میں تین تین یا چار چار حفاظ تراویح پڑھاتے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا شریعت کی روشنی میں کیسا ہے۔ کیونکہ سوائے ایک یا دو صاحبان کے بقایا کے پیچھے چار یا پانچ نمازی ہی ہوتے ہیں؟ یعنی اجتماعیت ختم ہو کر انفرادیت معلوم ہوتی ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1: بلاریب (بلاشبہ) قرآن مجید حفظ کرنا ایک عظیم سعادت ہے جیسا کہ بعد از حفظ گیارہ ماہ تلاوت ترک کیے رکھنا بھی سخت ترین جرم ہے اور پھر صرف نمازِ تراویح میں سنا کر اپنے آپ کو فارغ سمجھ لینا بے معنی شے ہے، جو اس کی گیارہ ماہ کی سُستی و کاہلی کا نعمَ البدَل نہیں بن سکتا۔ بلکہ حفظ اس بات کا متقاضی ہے، کہ اہلِ قرآن کی عملی زندگی ہر شعبہ میں عام لوگوں سے ممتاز اور نمایاں ہو۔

2۔ متعدد صحیح احادیث میں ہر مومن مرد و زن کو قرآن مجید سے خصوصی تعلق اور تلاوت کی ترغیب دلائی گئی ہے،تاکہ خطا کار انسان دینی و دنیاوی سعادتوں سے بہرہ ور ہوسکے۔ سلف صالحین سے بکثرت اقوال و آثار ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے، کہ وہ نہایت قلیل مدت میں اختتام منزل کو پہنچ جاتے تھے۔ حضرت عبدا بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا:

’صُم کُلَّ شَهرٍ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ وَاقرَأ القُرآنَ فِی کُلِّ شَهرٍ‘ صحیح البخاری، بَابٌ: فِی کَم یُقرَأُ القُرآنُ، رقم: ۵۰۵۲، مشکوٰۃ، باب صیام التطوع

''ہر ماہ تین روزے رکھ!اور ہر ماہ قرآن ختم کر!''

اور رمضان میں توتلاوت کا مزید اہتمام ہونا چاہیے۔ چنانچہ ''مشکوٰۃ'' باب الاعتکاف میں حدیث ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں جبریل علیہ السلام سے قرآن مجید کا دَور کرتے تھے اوروفات کے سال دو دفعہ دَور کیا۔ علاوہ ازیں رمضان میں ''قیام اللیل'' کا زیادہ اہتمام ہوتا ہے اوراس کی ترغیب بھی زیادہ وارد ہے اورقیام قرآن مجید کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے کوشش ہونی چاہیے کہ کم ازکم ایک دفعہ رمضان میں قرآن ختم ہو جائے۔ جدوجہد کے باوجود اگر ختم نہ بھی ہوسکے توکوئی حرج نہیں۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا ۲۸۶ ... سورۃ البقرۃ

3۔ اگر کوئی خودنہ پڑھ سکے توسننے کی سعی کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص کتاب ا کی ایک آیت کی طرف کان لگائے اس کےلیے دوگنی نیکی لکھی جاتی ہے اور جو کتاب ا کی ایک آیت پڑھے اس کےلیے قیامت کے دن نور ہو گا۔ شعب الایمان،رقم:۱۸۲۸،کنز العمال:۱۲۰/۱،رقم:۲۳۱۶،بحوالہ مسنداحمد

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''دُرِمنثور'' میں ''سورۃ الاعراف'' کے اخیر میں اس حدیث پر تحسین کا حکم لگایا ہے۔

اسی طرح حضرت عبدا بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اورقرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: یاا ! میں نے اس کوکھانے اورشہوت سے روکا۔ اس کے حق میں میری سفارش قبول کر۔ قرآن مجید کہے گا: میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا۔ اس کے حق میں میری سفارش قبول کر۔ پس ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ مشکوٰۃ کتاب الصوم، صحیح الترغیب والترہیب:۹۳۷،المعجم الکبیر للطبرانی،،رقم:۸۸،مسنداحمد،رقم:۶۶۲۶

مذکورحدیث میں روزہ کے مقابلہ میں قرآن کاتذکرہ اس کے ساتھ قیام کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہواکہ رمضان میں تلاوتِ قرآن کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ یہ بدعت کے زمرہ میں نہیں آتا جیسا کہ سائل نے سمجھا ہے۔

4۔ حفاظ کی آوازوں کا اگر باہمی ٹکراؤ ہو۔ پھر توناجائز ہے۔ بصورتِ دیگر جائز ہے۔ نفلی نماز میں اگر اجتماعیت برقرار نہ بھی رہے توکوئی حرج نہیں۔ تفصیل کےلیے ملاحظہ ہو!( فتاویٰ اہل حدیث:۳۳۴/۲۔۳۳۵)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

## کتاب الصلوٰۃ:صفحہ:720

## محدث فتویٰ